127373-سب مساجد کی بجائے کچھ مساجد کو اعتکاف کے لیے مخصوص کرنے کا حکم

سوال

ہمارے ملک میں گورنمنٹ کچھ مساجد کو اعتکاف کے لیے مخصوص کرتی ہے، اور باقی مساجد کو اعتکاف کے لیے مخصوص نہیں کیا جاتا، کچھ لوگ ان مساجد میں اعتکاف کرنا چاہتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ اگر ان مساجد کے ملازمین لوگوں کو اعتکاف کرنے کی اجازت دینے سے گنہگار تو نہیں ہونگے کہ انہوں نے حکمران کی نافرمانی کی ہے ؟

اور کیا وہ اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہوتے ہیں ؟

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے جو ان مساجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکتا ہے}.

اور اگر وہ اس فعل سے گنہگار ہوتے ہوں تو پھر ولی الامر کی اطاعت کہاں گئی ؟

اور خاص کر جب دوسری مساجد ایسی ہیں جہاں اعتکاف کرنے کی اجازت ہے، برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کر کے جزائے خیر حاصل کریں.

پسندیدہ جواب

اول :

زمین میں مساجد ہی سب سے قابل شرف
جگہیں ہیں اور یہ اللہ کے گھر ہیں جو اللہ کی عبادت نماز کی ادائیگی اور قرآن مجید
کی تلاوت اور اللہ کے ذکر اور شرعی علم کی تعلیم و تعلم اور اعتکاف کے لیے تعمیر
کیے گئے ہیں.

اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" یہ مساجد تو اللہ تعالی کے ذکر اور
نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (285).

اس لیے ہر مسلمان شخص کو مساجد میں
داخل ہونے اور اللہ کی عبادت کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سب کچھ شرعی
طریقہ کے مطابق ادا کیا جائے.

اس بنا پر جو شخص بھی کسی مسجد میں
اعتکاف کرنا چاہتا ہو تو اسے اعتکاف کرنے کا حق حاصل ہے اور کوئی بھی اسے منع نہیں
کر سکتا، جو کوئی بھی اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے خدشہ ہے کہ وہ درج ذیل فرمان
باری تعالی میں داخل ہوگا :

.{اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو
سکتا ہے جو اللہ کی مساجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے، اور مساجد کو برباد کرنے
کی کوشش کرے، انہیں تو اس میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہونا چاہیے تھا، ان کے لیے
دنیا و آخرت میں عذاب عظیم ہے}.البقرۃ (114).

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں ہو
سکتا.

اس حرمت کی تاکید اس بھی ہوتی ہے کہ
جب یہ اعتکاف کرنے والے لوگ متبع السنت ہوں، اور لوگوں کو بدعات سے بچنے کی تلقین
کرتے ہوں، اور زمین میں فتنہ و فساد مچانے سے منع کرتے ہوں، اور انہیں مساجد میں
اعتکاف کرنے سے روک کر تنگ کا جائے.

اس حالت میں جو کوئی بھی لوگوں مساجد
میں اعتکاف کرنے اور مساجد میں رہ کر نماز کی ادائیگی اور تلاوت قرآن اور اللہ کا
ذکر کرنے سے روکنے کی کوشش کرے تو وہ گنہگار ہے، اور وہ اس آیت کی وعید میں داخل
ہے، اور جو اس میں ان کی معاونت کرتا ہے وہ بھی اسی طرح اس میں شامل ہوگا.

رہے مساجد کے ملازمین تو ان کے متعلق
گزارش ہے کہ اگر یہ ملازمین مساجد میں اعتکاف کرنے والوں کو روکنے والوں کے مقابلہ
میں کھڑے ہو سکتے ہیں اور اللہ کے لیے ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو ان پر ایسا کرنا
بہت ضروری اور واجب ہے، انہیں ایسا ضروری کرنا چاہیے اس کے علاوہ وہ کچھ نہ کریں.

اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو انہیں
اعتکاف کرنے والوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنی چاہیے، اور وہ ان سے کہیں کہ وہ اعتکاف نہ کریں، کیونکہ اس میں کوئی حکمت نہیں کہ انسان مسجد میں اعتکاف کرے اور اس کے نتیجہ میں اس کے مسلمان بھائی کو ضرر و نقصان پہنچے.

ہو سکتا ہے جن مساجد میں اعتکاف کرنے
کی اجازت دی گئی ہے اس میں ان کا اعتکاف کرنا اس کے لیے بھی اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی خیر و بھلائی کا باعث ہو اور اس طرح وہ بہت زیادہ مسلمانوں کے ساتھ میل جول کر سکتا ہے، اور امید ہے کہ وہ اس طرح باقی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں احکام شریعت بتانے کا سبب بن سکے گا، یا پھر وہ کوئی شخص نصیحت حاصل کر سکے گا.

دوم :

بعض اوقات سب مساجد میں اعتکاف کرنے
سے منع کرنے کو قبول بھی کیا جا سکتا ہے کہ باقی مساجد چھوٹی ہیں اور وہ تنگ ہیں اس لیے وہاں اعتکاف کرنے سے نمازیوں کو تنگی اور تکلیف ہو گی.

واللہ اعلم.